قال الله سبحانه وتعالى اقتربت الساعة وانشق القمر

اقتراب الساعة

طبع في مطبعة مفيد عام الكائنة في آگره

بادارة المنشي محمد احمد خان

الصوفي سلمه الله

تعالى

١٣٠١ھ

صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ما بین النفختین اربعون عاما دونون
نفخون کے بیچ مین چالیس برس کا فاصلہ ہے ونحوہ عند ابی داؤد وابن مردویہ
عنہ وروی ابن المبارک عن الحسن مثلہ مسلم ونسائی مین آیا ہے پہر اللہ تعالے
ایک مینہ بہیجیگا مثل شبنم کے اوس سے گوشت پوست بنی آدم کے اوگین گے پہر صور
دوسری بار پہونکا جاویگا سب کے سب اوٹہ کہڑے ہونگے پہر کہا جاویگا یا ایہا الناس
ھلموا الی ربکم وقفوھم انہم مسئولون اے لوگو آؤ طرف اپنے رب کے انکو کہڑا کرو
ان سے سوال ہوگا الحدیث ۰

خاتمۃ الرسالۃ

سیوطی رح نے رسالہ الکشف فی مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف مین لکہا ہے کہ جس بات
پر آثار نے دلالت کی ہے وہ بات یہہ ہے کہ مدت اس امت کی ایک ہزار برس سے زیادہ
ہوگی لکن یہہ زیادتی پانسو برس سے آگے نہ بڑہیگی اسلئے کہ یون آیا ہے کہ مدت دنیا
کی آدم سے لیکر قیام ساعت تک سات ہزار برس ہین آنحضرت صلعم چہٹے ہزار کے آخر مین
مبعوث ہوئے دجال سو برس کے سرے پر نکلیگا عیسے علیہ السلام اوترکر اوسکو قتل کرینگے
چالیس برس رہین گے لوگ بعد نکلنے آفتاب کے طرف سے مغرب کے ایک سو بیس برس تک
ٹہہرینگے دونون نفخ مین فاصلہ چالیس برس کا ہوگا یہہ سب دو سو برس ہوئے جنکا ہونا
ضرور ہے پہر اپنی سند سے کچہہ حدیثین لکہین جنکو اس مدعا پر دلالت ہے صاحب اشاعہ
نے کہا اون حدیثون سے جو تیسری قسم مین گذر چکی ہین یہہ بات سمجہہ مین آتی ہے کہ مہدی
زمین مین چالیس برس رہینگے عیسی علیہ السلام بہی بعد دجال کے چالیس برس ٹہہرینگے
کما رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہہ حدیث ظاہر ہے
اس بات مین کہ عیسی علیہ السلام بعد دجال کے چالیس برس رہین گے عیسے علیہ السلام

بعد امرار ہونگے اونمین ایک قحطانی ہے یہ اکیس برس حکمرانی کریگا باقی امرا اسکے لئے
طلوع شمس تک مغرب سے بیس برس فرض کرو اگر زیادہ فرض نہین کرتے ہو سو یہ
سب مدت ایک سو بیس برس کی ہوئی دجال چالیس برس رہیگا کما تقدم اگر یہ سب
برس نہین ہین تو دو برس سے تو کسیطرح مدت کم نہو گی کیونکہ اونکے ایام طول
طویل ہونگے پھر بعد طلوع شمس کے لوگ ایک سو بیس برس ٹھہرینگے ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ شرار بعد خیار کے ایکسو بیس برس تک رہین گے پھر انہین سوت جلدی
کریگی یہ سب تین سو بیس برس ہوئے اب بعد ہزار سال ہجرت کے قریب اسی برس کے گزر چکے
یہ چار سو برس ہوتے ہین اس صدی کے پورے ہونے تک چار سو تیس برس
ہوجاوینگے سیوطی کا قول گزر چکا کہ پانسو برس تک نوبت نہ پہونچے گی بعض علماء نے
اس آیت شریف فهل ينظرون الا ان تاتيهم الساعة بغتة اور قولہ تعالے ولا
تاتيكم الا بغتة سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ سات مین بعد چار سو برس کے
قائم ہوجاویگی اسلئے کہ عدد حروف بغتة کے ایک ہزار چار سو سات ہوتے ہین والعلم
عند اللہ تعالے اس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون
یہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے اسلئے کہ
دجال انہین کے زمانۂ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا یہ بھی محتمل ہے
کہ ظہور مہدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً انسے فوت نہو
مگر جبکہ یہ تاخیر ہوگی تو ضرور ہے کہ راس اس صدی پر اللہ تعالے کسی ایک ایسے
شخص کو بھیجیگا جو امر دین امت کو زندہ کردیگا جسطرح حدیث مشہور مین آچکا ہے
سیوطی نے اپنے منظومہ مین کہا ہے شرط یہ ہے کہ صدی گزر جاوے اور وہ مجدد
زندہ رہے لوگ اوسکی طرف علم مین اشارہ کرین وہ اپنے کلام مین نصرت سنت کرے
ایک حدیث قوی مین یون بھی آیا ہے کہ وہ اہل بیت مصطفےٰ سے ہوگا دوسرا احتمال کو

روایت نعیم بن حماد ترجیح دیتی ہے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المھدی سنۃ
مأتین اسیطرح جعفر صادق علیہ السلام سے بہی مروی ہے کہ مہدی سنہ دوسو
مین نکل کہڑے ہونگے یعنی بعد ہزار ہجری کے ابی قبیل نے کہا اجتماع الناس علی المھدی
سنۃ اربع ومأتین اخرجہ نعیم بن حماد ایضاً مین کہتا ہون اس حساب سے
ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیئے تہا مگر یہہ صدی پوری گزر گئی
مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب
کے لکہنے تک چہہ مہینے گزر چکے ہین شاید اللہ تعالےٰ اپنا فضل وعدل رحم وکرم
فرمائے چار چہہ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاوین اتنی بات تو ضرور ہوئی کہ
تیرہوین صدی کے اوائل مین بہی حسب وعدہ رسالت پناہی صلعم مجدد دین کے
پائے گئے ہین قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی اسی صدی سیزدہم کے مجدد تہے قطر
صنعا مین بارہوین صدی کے آخر مین پیدا ہوئے صدی گزر گئی زندہ رہے یہانتک
کہ سنہ پچاس یا پچپن مین اس صدی کے انتقال فرمایا جیسے نصرت سنت انسے ہوئی
پہر ویسی کسی سے نہ دیکہی دسنی جزاہ اللہ عن المسلمین خیراً ہند مین سید احمد بریلوی
قدس سرہ مجدد ہوئے انسے بہی رفع شرک وبدعت کا خوب ہوا صاحب اشاعہ سنہ اکہزار
چہتر ہجری مین تہے انہون نے اندازہ ظہور مہدی علیہ السلام کا اول بارہوین سدی
یا تیرہوین صدی مین کیا تہا مگر وہ حساب ٹہیک نہ اوترا اب یہہ صدی چودہوین شروع
ہے ہر طرف سے آواز فتنے وفساد نے کانون کو بہر دیا ہے دیکہیئے اونٹ کس کل بیٹہے
ہماری فاقہ مستی کونسا رنگ لادے **تنبیہ** اشاعہ مین کہا ہے وجہ جمع کی درمیان
ان روایات کے یہہ ہے کہ کمال ظہور انکا وقت فتح قسطنطنیہ کے سنہ دوسو مین
ہوگا یعنی بعد ہزار ہجری کے سارے آدمیون کا اجتماع نزدیک انکے سنہ دوسو
چار مین ہوگا یہہ بات بعد فتح رومیہ وقاطع کے ہوگی سو یہہ روایت کچہہ منافی خروج

دجال کے سر صدی پر نہین ہے اسلئے کہ یہہ خروج اوسکا باعتبار اول خروج کے
جانب مشرق سے ہے اوسوقت وہ مدعی خلافت ہوگا یا اسلئے کہ چار پانچ بلکہ بیس
برس تک اول ہی صدی ہے اس مقدار کو عرف مین راس مائۃ شمار کرتے ہین
اس حساب پر ظہور مہدی علیہ السلام کا سات یا نو یا تیس یا چالیس برس صدی
سے پہلے ہونا انکے نکلنے کو سر صدی پر مانع نہین ہے اسیطرح تاخر آخر مدت مہدی کا راس
مائۃ سے مانع انکے ظہور سے سر صدی پر نہین ہے پہر صاحب اشاعہ نے یہہ بات لکھی
ہے کہ یہہ سب کچھہ جو اس جگہہ کہا گیا مظنونات ہین اخبار آحاد مین آئے ہین بعض انمین
صحیح ہین بعض حسن ہین بعض ضعیف ہین تضعیف کے لئے شواہد ہین بعض بے شواہد
ہین غایت مافی الباب یہہ کہ جو بات اخبار صحیحہ صریحہ کثیرہ شہیرہ سے کہ بحد تواتر معنوی
پہونچے ہین ثابت ہوتی ہے وہ یہہ بات ہے کہ قیامت سے پہلے اشراط عظام پائے
جاوینگے انمین اول سب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ دنیا مین آوینگے اولاد
فاطمہ علیہا السلام سے ہونگے زمین کو عدل و انصاف سے ویسا ہی بہر دینگے جسطرح
وہ جور و ستم و ظلم سے بہر گئی ہوگی روم سے ملحمۂ عظمی مین مقاتلہ کرینگے قسطنطنیہ انکے
ہاتہہ پر فتح ہوگا دجال انہین کے زمانے مین نکلیگا عیسی علیہ السلام بہی انہین کے عہد
سعادت مہد مین آسمان سے زمین پر تشریف لاوینگے انکے پیچہے نماز صبح پڑہینگے
انکے سوا جو کچھہ ہے وہ سب امور مظنونہ یا مشکوکہ ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
ونعوذ باللہ من الزیغ والضلال انتہی کلامہ رحمہ اللہ تعالے خاکسار گذارش
کرتا ہے کہ اگرچہ جمہور علماء اسلام نے احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کو متواتر المعنی
لکہا ہے لکن یہہ سب احادیث جس صراحت سے سنن و معاجم و مسانید مین بروایات
صحابۂ کرام و اہل بیت عظام آئے ہین اوسطرح پر صحیحین مین کسی جگہہ وارد نہین ہوئے
اگر صحیحین مین بہی یہی صراحت نام و نشان مہدی علیہ السلام کی اوسیطرح پر وارد ہوتی

جسطرح سنن وغیرہ مین آئی ہے تو پہر کچہہ بہی شک وشبہہ انکے آنے مین نام کو بہی باقی نرہتا اگرچہ ہمارے نزدیک بعد صحیحین کے سنن بہی واسطے احتجاج کے کچہہ کم نہین ہین رسول خدا صلعم نے زمانہ ظہور مہدی کا بقید سال وماہ مقرر ومعین نہین فرمایا ہے اودہرسے تو یہہ حالت ہے ادہر انکے ظہور مین یہہ تاخیر ہوئی کہ تیرہ صدی بہی گزر گئی وہ ظاہر نہوئے سو یہہ تاخیر موجب انکار ظہور مہدی علیہ السلام سے نظر غور مین نہین ہوسکتی ہے اللہ تعالے کے کام حکمت سے ہوتے ہین ہر کام کا وقت اوسیکو معلوم ہے ہم تم کیا جانین کسوقت کیا ہوگا اسکو کون مانع ہے کہ جب سب لوگ مایوس ہوکر انتظار ظہور سے خاموش ہو بیٹہین انکی امید منقطع ہوجاوے کہ اتنے مین مہدی ناگہان ظاہر ہوجاوین ع تا امیدت نشود یاس براحت نرسی ؛ مصداق ان اخبار وآثار کثیرہ مشہورہ کا یکایک ہمکو نظر آجاوے ؎

دگرگون میشود احوال عالم
بیک لحظہ بیک ساعت بیکدم

ہان صحیحین مین کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ تعالے ہین ذکر نزول عیسی علیہ السلام کا بیان خروج دجال کا آیا ہے سو اسمین کسیطرح کا شک وشبہہ نہین بلکہ خود قرآن پاک سے نزول مسیح بن مریم کا خروج یاجوج ماجوج کا خروج دابۃ الارض وغیرہ کا ثابت ہے اگر یہی بات ٹھیری کہ عیسے علیہ السلام ہی مہدی ہونگے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہین فقط اتنی بات ہے کہ احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کے بلا کسی وجہ وجیہ کے الغت وساقط ہوتے ہین یہی سہی کہین عیسے بن مریم علیہما السلام ہی جلد رونق بخش ہون اگر مہدی نہین آتے تو نہ آوین ؎

بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہوجاے
کسیطرح سے تو رشتہ جاے ولولہ دلکا
کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان کیون
ہے خار زار محبت مین آبلہ دل کا
مدد کراے اثر بیکسی وتنہائی
ہے آج لشکر غم سے مقابلہ دلکا